تکفیر اللہ کا حکم ہے

عبدالمنعم مصطفی حلیمہ ابوبصیر الطرطوسی حفظہ اللہ

الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وبعد.

عمان میں حلبی، حلالی اور نصر جیسے فریب کاروں اور ارجاء کے علمبرداروں نے یہ آواز بلند کی کہ تمام (اسلامی) ممالک کو سب سے بڑی پریشانی یا مشکل کا جو سامنا ہے وہ ہے تکفیر اور تکفیر بیّن کو قابو کرنا۔ حالانکہ یہ فریب کار حلالی، حلبی و نصر یہودیت میں داخل ہونے کے لیے تیار بیٹھے ہیں بچھڑے کے پجاریوں (یہودیوں) کے ساتھ ان کی دوستی ہے ان کی تعریف کرتے ہیں ان کی طرف دعوت دیتے ہیں لگتا ہے عنقریب یہ بھی ان میں شامل ہو جائیں گے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر کوئی حکمران (مسلم ممالک یا عمان کا) اس مشکل سے نکلنا چاہتے ہیں تو اس کے ضروری ہے کہ سب تکفیر اور تکفیریوں سے مقابلے کے لیے متحد ہو جائیں ان کے نظریات وعقائد اور ان کی سرگرمیوں کی سرکوبی کریں تب یہ سکون واطمنان سے حکومت کر سکیں گے۔ ان کے خیال میں امت کی مشکلات کا حل یہی ہے۔ اور اب عملاً عمان کے عیش پرست (حکمرانوں) کو ان کی دعوت نے متاثر کیا ہے جو خواہشات کے پیرو اور طاغوت کے حکم کو ماننے والے ہیں اب وہ اس بات پر اپنی حکومتوں کو آمادہ کر رہے ہیں کہ تکفیر کی ثقافت سے جنگ کریں۔ ان کے نظریات وعقائد کے خلاف کاروائیاں کریں بلکہ اس کام کو اپنی ترجیحات میں سرفہرست رکھیں۔ بعض لوگ اب یہ کوشش کر رہے ہیں کہ یہ عیش پرست (حکمران اور ان کے حاشیہ نشیں مذہبی طبقہ) توحید وجہاد سے سرشار جوانوں اور جو بھی تکفیر کا حامل ہے ان پر کفر کے فتوے لگائیں اور انہیں ملت سے خارج قرار دیں۔ ہم ان طاغوت پرستوں اور ان کے دوستوں وہمدردوں کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ثقافۃ تکفیر، عقیدہ تکفیر تو قرآنی ونبوی عقیدہ ہے اس پر قرآن وسنت کے سینکڑوں نصوص موجود ہیں میں نے جب کلمہ ''کفر'' اور اس کے مشتقات پر غور کیا تو اسے میں نے قرآنی آیات میں تین سو سے زیادہ مقامات پر مستعمل پایا۔ ان آیات اور ان کے مدلولات کا آپ کیا جواب دیں گے؟ جب تم لوگ تکفیر کی ثقافت اور عقیدہ کا مقابلہ کرنا اس سے لڑنا چاہتے ہو تو کیا تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرنا چاہتے ہو؟ کتاب وسنت کا مقابلہ کرنا چاہتے ہو؟ حالانکہ تم سب کچھ جانتے بوجھتے ہو؟ اس بات کا تمہارے پاس کیا جواب ہے اگر ایک آدمی زنا کرتا ہے تو اسے زانی کہتے ہیں چوری کرنے والے کو چور کہتے ہو سود کھانے والے کو سود خور کہتے ہو مگر جب کوئی شخص صریح اور بلا تاویل کفر کرتا ہے تو اسے کافر نہیں کہتے؟ اگر تم چاہتے ہو کہ اور اس چاہت میں سچے ہو کہ تم کافر نہ بنو اور نہ تمہیں کوئی کافر کہے نہ تمہارے بارے میں اس قسم کی بحث کرے تو تم کفر سے علیحدہ ہو جاؤ۔ اس کا ارتکاب مت کرو۔ اس سے براءت کا اعلان کرو۔ اور مکمل طور پر اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ اور اگر تم تمام قسم کی برائیوں میں ملوث۔ کفر صریح کے مرتکب ہو اور اللہ ورسول کے دشمنوں کی مدد کرتے رہو۔ امت مسلمہ کے خلاف ان کے دست وبازو بنے رہو۔ مومنوں میں فحاشی پھیلاتے رہو ان کو دین سے برگشتہ کرتے رہو۔ اور پھر بھی یہ امید رکھو خواہش رکھو کہ تمہیں کوئی کافر نہ کہے؟ تمہاری مذمت وتردید نہ کرے؟ اس طرح ہونا تو شرعاً وعقلاً ناممکن

ہے۔ایسے کرتوتوں کے ارتکاب کے بعدتو قابل ملامت ومذمت تم ہو نہ وہ کہ جوتمہیں کافر کہتے ہیں اور تم پر وہی حکم لاگو کرتے ہیں جو اللہ نے کیا ہے۔اور جس کے تم مستحق ہو۔ہم یہ کہتے ہیں کہ کسی چیز کے اچھے یا برے ہونے کا فیصلہ صرف ایک اللہ کے اختیار میں ہے۔اگر اللہ نے کسی عمل یا صفت کی وجہ سے کسی کو کافر کہا ہے تو ہم بھی اس پر کفر کا حکم لگائیں گے۔جسے اللہ نے فاسق اور ظالم کہا ہے ہم بھی اس پر وہی حکم لگائیں گے اس سے تجاوز نہیں کریں گے۔مسلمان کا فریضہ ہے کہ وہ اللہ کے حکم کے مطابق چلتا رہے وہ اسے جہاں اور جس طرف لے جائے۔اس کے علاوہ مسلمان کے پاس کوئی راستہ نہیں ہے۔اب اگر ایک شخص صریح کفر کا مرتکب ہوتا ہے ایسا کفر کہ جس میں تاویل کی یا اور کوئی گنجائش نہیں ہے اب اگر کوئی شخص اس کو کافر قرار دے رہا ہے۔کافر کو مؤمن مسلم بنا رہا ہے۔ایسا کرنا بھی بذاتہ کفر ہے جیسا کہ اہل علم نے ثابت کیا ہے۔شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ نے متفقہ نواقضِ اسلام کا جہاں ذکر کیا ہے ان نواقض میں سے یہ بھی ہے کہ ''**جس نے مشرکین کو کافر نہیں سمجھا یا ان کے کفر میں شک کیا یا ان کے مذہب کو صحیح کہا تو یہ شخص بالاجماع کافر ہے**''ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ تکفیر کا عقیدہ اور عقیدۂ الولاء والبراء یہ دونوں عقیدے باہم لازم وملزوم ہیں ان میں سے ہر ایک دوسرے کے وجود کا ذریعہ ہے۔دونوں میں سے کسی ایک کے خاتمہ سے دوسرا بھی ختم ہو جائے گا۔الولاء والبراء کے عقیدے پر عمل کرنے کا لازمی نتیجہ ہے کہ اس آدمی کو کافر کہا جائے جو اس کا مستحق ہو (یعنی جس کا کفر ثابت ہو بلا تاویل) ورنہ ہم کافروں اور ان کے کفر سے براءت کا اعلان کیسے کریں گے جبکہ ہمیں اس کے کفر کا علم ہی نہ ہو اور نہ ہی ہم اس کے کفر پر کفر کا حکم نہیں لگائیں گے؟ کس طرح ہم مؤمنوں مسلموں کو دوستی کے لئے خاص کریں گے۔ہم ان میں اور مشرکین کافرین میں تمیز نہیں کریں گے؟ جو آدمی کافر کو کافر مشرک کو مشرک نہیں کہتا تو وہ شرعی الولاء والبراء پر حقیقی طور پر عمل نہیں کر رہا۔اس لیے کہ تکفیر براءت کی ہی ایک صورت ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قَدۡ كَانَتۡ لَكُمۡ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ فِيۡۤ اِبۡرٰهِيۡمَ وَ الَّذِيۡنَ مَعَهٗ‌ۚ اِذۡ قَالُوۡا لِقَوۡمِهِمۡ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنۡكُمۡ وَ مِمَّا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ‌ كَفَرۡنَا بِكُمۡ وَ بَدَا بَيۡنَنَا وَ بَيۡنَكُمُ الۡعَدَاوَةُ وَ الۡبَغۡضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَحۡدَهٗۤ.

تمہارے لئے ابراہیم اور ان کے ساتھی بہترین نمونہ ہیں جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ ہم تم سے اور اللہ کے علاوہ تمہارے معبودوں سے براءت کا اعلان کرتے ہیں ہم تمہارے (عمل) کا انکار کرتے ہیں۔ہمارے اور تمہارے درمیان عداوت ونفرت ظاہر ہوگئی ہمیشہ کے لئے جب تک کہ تم ایک اللہ پر ایمان نہ لے آؤ۔

[الممتحنة:٤]

فرمان باری تعالیٰ ہے۔

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ ۝ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ

کہد وا ے کافرو! میں تمہارے معبودوں کی عبادت نہیں کرتا۔ [الکافرون:١-٢]

اگر کوئی شخص عقیدۂ تکفیر کی مخالفت کرتا ہے تو وہ الولاء والبراء کی بھی مخالفت کرتا ہے اس طرح وہ عقیدہ جہاد کی بھی تردید کر رہا ہے۔اور

جب امت میں براء والولاء اور جہاد نہ رہے تو پھر اسے زیرنگیں کرنا شکست دینا آسان ہو جاتا ہے۔

ہم کہتے ہیں تم لوگ حقیقی تکفیر سے منع کرتے ہو خود بھی رک جاتے ہو مگر باطل وغلط تکفیر میں مبتلا ہو گئے ہو۔طاغوت کے کفر وظلم کے پیروکاروں کی تکفیر سے انکار کرتے ہو اور جہاد کرنے والے موحد نوجوانوں کو صرف اپنے طاغوتی حکمرانوں اور سرپرستوں کی دلجوئی کے لئے کافر قرار دیتے ہو۔اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں ان میں سے ایک ثبوت حلبی کا خطبہ ہے جو اس نے مسجد ہاشمیہ میں دیا اور دیگر شہروں میں بھی اس کی تشہیر کی تھی اس کا عنوان انہوں نے رکھا ہے:**الخطبة السلفية فی سحق التکفیرية** اس خطبہ میں وہ کہتا ہے:''یہ بے وقوف دین سے خارج جاہل لوگ ہیں شکوک وشبہات پیدا کرنے والے ہیں ان کے دل کی سیاہی ان کی زبانوں پر آگئی ہے یہ لوگ پوری امت یا اکثر امت کو گمراہ قرار دیتے ہیں اور امت کے حکمرانوں کو کافر کہتے ہیں''۔اگر یہی باتیں ان کے بارے میں کی جائیں کہ یہ خود ایسے ہیں تو ان کے پاس جواب نہیں ہوگا''۔اس کو ان لوگوں کی تکفیر پر غصہ آتا ہے جو طاغوت کے حمایتی ہیں اور ان اہل توحید کو کافر قرار دینے میں تأمل نہیں کرتا جو ظالم طاغوتوں کی کفر کی بات کرتے ہیں۔اہل توحید اور توحید کی طرف دعوت دینے والوں کو کافر قرار دیتے ہیں اور طاغوتوں اور یہود کے پیروکاروں کی تکفیر میں تردد کرتے ہیں۔ہم نے اگر یہ بات کی ہے کہ یہ عیش پرست دنیا کے پجاری طاغوتوں سے امیدیں رکھنے والے موحدین کے لیے خوارج سے بھی زیادہ سخت ہیں تو یہ ہم نے کوئی غلط بات نہیں کی تھی۔اس کا ہی ایک ہم نوا **الھلالی** اپنے اسی طرح کے ایک خطبہ میں کہتے ہیں''ہم خود بھی چوکنے ہیں اور دوسروں کو بھی متنبہ کر چکے ہیں اور کرتے رہیں گے کہ تکفیری فکر بہت بڑا خطرہ ہے۔یہ لوگ پورے معاشرے کو عوام اور حکمرانوں دونوں کو کافر کہتے ہیں اقوام وافراد کو کافر کہتے ہیں اور اپنے دعویٰ کے ثبوت کے لیے وہ آیات پیش کرتے ہیں جو مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی ہیں ان آیات کو مسلمانوں پر منطبق کرتے ہیں۔ان کی سوچ کا سب سے خطرناک پہلو یہ ہے کہ یہ لوگ آیت:

وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ

جو اللہ کے نازل کردہ (دین) کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہ کافر ہیں

اس آیت کے مدنظر یہ لوگ مسلم حکمرانوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ چونکہ یہ حکمران امریکی وبرطانوی قانون کے تحت حکومت کر رہے ہیں اپنے ممالک میں انہی قوانین کو نافذ کر چکے ہیں اس لیے یہ سب حکمران کافر ہیں۔یہ لوگ اس آیت کا معنی ومفہوم سمجھ نہیں پائے نہ ہی اس میں تدبر کیا ہے حالانکہ یہ آیت یہود ونصاریٰ کے بارے میں نازل ہوئی ہے مائدہ کی تینوں آیات انہی کے بارے میں ہیں۔یہ خوارج اور ان کے متبعین وپیروکار بدترین مخلوق ہیں اسی لیے ہم ان پر ہمیشہ تنقید کرتے رہتے ہیں ان سے مناظرے مباحثے کرتے ہیں انہیں سمجھاتے ہیں کہ صرف حکم بغیر ما انزل اللہ ایسا کفر نہیں ہے جو ملت سے خارج کرنے والا ہو۔ملت سے انسان تب خارج ہوتا ہے جب حلال کو حرام اور حرام کو حلال سمجھ کر اس کا ارتکاب کرے۔اور یہ عمل استحلال ایسا ہے جو قلبی امر ہے اللہ کے علاوہ اسے کوئی نہیں جانتا''۔اگر ہلالی کی اس بات کو تسلیم کر لیا جائے اور قلبی امر قرار دے کر نظر انداز کیا جائے تو پھر روئے زمین پر ایسا کوئی حکمران نہیں ہوگا جسے کافر کہا جا سکے اگرچہ وہ کتنا ہی اللہ کے احکام سے اعراض کرنے والا ہو اور بغیر ما انزل اللہ پر فیصلے کو جائز بھی سمجھتا ہو اس کی مخالفت کرتا ہو۔

ان سب باتوں کے باوجود کچھ لوگ ان بدلوگوں کا دفاع کرتے ہیں کہ یہ (ہلالی۔حلبی وغیرہ) مرجئہ نہیں ہیں بلکہ یہ سنت اور سلفیت کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔اس نے کہا ہے کہ (توحید وجہاد کی طرف بلانے والے نوجوان) قوموں اور معاشروں کو کافر قرار دیتے ہیں تو یہ بات سراسر جھوٹ ہے یہ جھوٹ اس نے صرف اس لیے بولا ہے کہ یہ اپنے دوستوں کے دفاع کا جواز پیش کرنا چاہتا ہے وہ دوست جو طاغوت حکمران۔کافر ظالم ہیں اگر یہ اپنے مخالفین کے بارے میں صرف اتنا کہتا کہ یہ کافر ظالم اور طاغوتی حکمرانوں کو کافر کہتے ہیں تو پھر اس کی بات سامعین کو متاثر نہیں کرسکتی تھی بلکہ وہی سامعین اس کی مخالفت پر اتر آتے کہ (جونوجوان ظالم کافر طاغوتی حکمرانوں کو کافر کہتے ہیں تو وہ صحیح کر رہے ہیں) ہم بھی یہ کہتے ہیں کہ جو بات ان لوگوں کے غصے کا سبب ہے اور جو تکفیر کا ثبوت ہے وہ عبادہ بن صامت کی روایت ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ:

> ہمیں نبی ﷺ نے بلایا ہم سے بیعت لی اس بیعت میں یہ عہد ہم سے لیا کہ ہم حکمرانوں سے اختیارات یا حکومت نہیں چھینیں گے الا یہ کہ تم انہیں ایسا صریح کفر کرتا دیکھو تو تمہارے پاس اللہ کی طرف سے اس پر کوئی دلیل ہو۔

اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے اور دیگر نصوص شرعیہ کو مدنظر رکھ کر اہل علم نے اجماع کیا ہے کہ حاکم جب واضح کفر کا اظہار وارتکاب کرے اور ارتداد میں پڑ جائے تو امت پر اسے ہٹانا اس کے خلاف بغاوت کرنا اس کی اطاعت کو چھوڑ دینا واجب ہے۔ان لوگوں کی اور ان کے سرپرستوں کی حقیقی مشکل تو اس نبی ﷺ کی بات ہے جس نے اپنی امت پر طاغوتی حکمرانوں کے خلاف خروج واجب کردیا ہے (جب وہ کفر بواح کا ارتکاب کریں) ان کی مشکل تکفیری نہیں ہیں۔یہ تو وہ قوم ہے جنہوں نے رسول ﷺ سے دشمنی مول لی ہے انہیں کامیابی کیسے حاصل ہوسکتی ہے؟ ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم نہ تو خود تکفیر میں غلو کرتے ہیں نہ اس کو پسند کرتے ہیں تکفیر میں غلو ایک اور چیز ہے اور تکفیر الگ چیز ہے۔تکفیر اللہ کا حکم ہے اللہ کی شریعت کا حصہ ہے۔جبکہ تکفیر میں غلو کرنا قابل مذمت عمل ہے۔یہ تفریط اور ارجاء وجہمیت کا حصہ ہے۔اللہ کے فضل سے ہم غلو اور غلو کرنے والوں کے خلاف ہیں جس طرح کہ ہم جہمیت۔ارجائین اور تفریط کے خلاف ہیں یہ دونوں چیزیں (غلو اور غلو کرنے والے) امت کے لیے نقصان دہ ہیں ہم اس سے متنبہ کرتے رہیں گے۔ان کے طور طریقوں سے لوگوں کو اجتناب کرنے کی دعوت دیں گے۔ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں اس صحیح اور معتدل منہج کی طرف رہنمائی کی ہے جس میں نہ افراط ہے نہ تفریط نہ غلو ہے نہ ارجاء نہ جفاء۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

عبدالمنعم مصطفیٰ حلیمہ ابوبصیر الطرطوسی حفظہ اللہ

مترجم: عبدالعظیم حسن زئی حفظہ اللہ

Muslim World Data Processing Pakistan